حدیث: قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے
یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے

قبر کُھل گئی

قبر کُھلنے کے بارہ (۱۲) ایمان افروز سچے واقعات

4921389-90-91
2314045-2203311 2201479
Email : maktaba@dawateislami.net
Website : www.dawateislami.net
مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قَبر کھُل گئی

ھوسکتا ھے شیطٰن یہ مختصر رسالہ آپ کو نہ پڑھنے دے۔

مگر آپ شیطٰن کے ھر وَار کو ناکام بناتے ھوئے اوّل تا آخِر اس رسالے کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

"لمحۂ فکریہ"

دینی ماحول سے دوری کے نُقصانات

آج کے پُرفِتن دَور میں جب کہ ایک طرف بے عَمَلی اور بدعقیدگی کو شب وروز فروغ دیا جارہا ہے۔تو دوسری طرف مسلمانوں کی اکثریت خصوصاً نوجوان عِلمِ دِین سے دُوری اور اپنے مذہبی عقائدواسلاف سے متعلق معلومات نہ ہونے کے سبب غیر مسلموں اور بدمذہبوں کے مُنافقانہ (بظاہر اِصلاحی و دِینی) طرزِ عمل سے متاثر ہوکران کے قریب ہورہا ہے۔اوردینِ اسلام کی حقانیت اور مذہب اسلام کی عظیم ہستیوں جیسے انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہٴ کرام واولیاء عُظام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمتوں پر ہونے والے پُر اَسرار پوشیدہ حملوں کا ناواقفیت کی بناپرشکارہوکراپنے عقیدے اورایمان کی بربادی کا سامان کررہا ہے۔

اسلام دشمن قوتیں

اس وَقت پوری دُنیا میں اسلام دُشمن قوتیں اور بدعقیدہ تنظیمیں دینِ اسلام کے حقیقی عقائدکومسخ کرنے اوردینِ اسلام کی مقدس ہستیوں جنہوں نے اللہ ورسول عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ مقام ورُوحانی طاقت اور مثالی کردار سے مذہب اسلام کی ترویج واِشاعت میں اَہم کردارادافرمایا۔ان نُفوسِ قُدسیہ کی عظمت سے متعلق یہ اسلام دُشمن عناصر سادہ لوح مسلمانوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کے دِلوں سے عظمتِ مُصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم، عظمتِ صحابہ وعظمتِ اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین کم کی جاسکے۔کیونکہ تاریخ پرنظرڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں نے جب بھی اپنے اسلاف کی عظمت ومَحبت کو دِل میں بسا کر پرچمِ اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی بیش قیمت جانوں کے نذرانے پیش کرنے کاجذبہ لے کردشمنانِ اسلام پرتیغِ پرغضب اٹھائی تو کُفرکوعظیم شکست سے دوچار ہونے پرمجبورکردیا۔

بھیانک سازش

اس لئے باطل مذاہب نے یہ محسوس کرلیا کہ اگر مسلمانوں کو کمزور کرنا ہے۔ تو پہلے ان کے حقیقی عقائد میں کمزوری پیدا کرکے ان کے دِلوں سے عظمتِ مُصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، عظمتِ صحابہ و عظمتِ اولیاء (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو نکالنا ہوگا۔ اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے کُفارِ بداَطوار نے منظّم سازش کے تحت اپنے "زرخرید" لوگوں کے ذَرِیعے مسلمانوں میں باطل عقائد داخل کردیئے۔ جن کا زہر آہستہ آہستہ اثر دکھا رہا ہے۔

گھناؤنا انداز

بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے بدنصیب طبقے بھی پیدا ہوگئے ہیں۔ جو اپنے ہی اسلاف (جن کے زُہد وتقویٰ کی تعریف میں قلم کی زَبان خشک ہوجاتی ہے اور جن کے عدَل وانصاف کے سامنے شاہ وگدا کی تمیز حرفِ غلَط کی طرح مٹ جاتی ہے) ان عظیم نفوسِ قدسیہ کی شخصیت، تحقیق اور اِجتہاد سے متعلق گھناؤنے انداز سے لَب کشائی کی جرأت کرکے ان کے بلند وبالا مقام کو مَسخ کرنے کی ناپاک کوشش میں مصروف ہیں تاکہ ملتِ اسلامیہ کو صراطِ مستقیم سے ہٹا کر ضلالت وگمراہی کی پُرخار تاریک راہ کی جانب دھکیلا جاسکے۔ اُمّت کا شیرازہ بکھیرنے میں ان اسلام دشمن عناصر کا بڑا ہاتھ ہے۔

ایمان کے لئے خطرات

بتانا مقصود یہ ہے کہ موجودہ حالات بہت زِیادہ ناگفتہ بہ ہیں۔ ایمان جیسی قیمتی دولت جس کی حفاظت کی اَشد ضرورت ہے۔ آج اس کو سخت خطرات لاحق ہیں۔ کوئی توحید کی آڑ لے کر ایمان چھیننے کی کوشش میں مصروف ہے، تو کوئی اپنے طور پر قرآن وحدیث کو ہرکَس وناکَس کے لئے سمجھنا آسان ہے بتا کر، ایمان کو خطرات سے دوچار کرنے کیلئے برسرِ پیکار ہے۔

تارے خَموش ہیں بڑی اندھیاری رات ہے   ایماں کو لوٹنے کے لئے ڈاکوؤں کی گھات ہے

قرآن و حدیث

"نقاء السلافه فی احکام البیعة و الخلافه" میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اس نازک اور اَہم معاملے میں راہنمائی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں! کہ قرآن وحدیث میں شَرِیعت، طَرِیقت اور حَقِیقَت سب کچھ ہے اور ان میں سب سے زِیادہ ظاہر و آسان شریعت کے مسائل ہیں اور ان آسان مسائل کا یہ حال ہے کہ اگر "ائمہ مجتہدین" ان کی تشریح نہ فرماتے! تو علماء کچھ نہ سمجھتے اور علماء کرام "ائمہ مجتہدین" کے اقوال کی تشریح نہ کرتے تو عوام "ائمہ" کے ارشادات سمجھنے سے بھی عاجز رہتے اور اب بھی اگر "اہلِ علم" عوام کے سامنے "مطالبِ کُتُب" کی تفصیل اور صورتِ خاصہ پر حُکم کی تطبیق نہ کریں، تو عام لوگ ہرگز ہرگز کتابوں سے اَحکام نکال لینے پر قادر نہیں۔ ہزاروں غلطیاں کریں گے اور کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

ایمان کی حفاظت کے لئے

اس لئے یہ اُصول مقرر ہے کہ عوام "علماءِ حق" کا دامن تھامیں، اور وہ (یعنی علمائے حق) "مشائخِ فتوی" کا اور وہ (یعنی مشائخ فتویٰ) "ائمہ ھدی" کا اور وہ (یعنی ائمہ ہدیٰ) "قرآن وحدیث" کا، اس نے اس سلسلے کو کہیں سے توڑ دیا، وہ ہدایت سے اندھا ہوگیا اور جس نے ہادی کا دامن چھوڑا وہ عنقریب کسی گہرے کنویں میں گرا چاہتا ہے۔ مگر افسوس کہ بدقسمتی سے آج کا مسلمان بالخصوص تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ ان عظیم خطرات ومسائل کو مولویوں کے جھگڑے کا نام دے کر دِینی ماحول سے دُوری اختیار کرتا جا رہا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے　　اُمت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

اهم بات

اس رِسالے میں کسی پر اعتراض، تنقید یا کسی مسلکے پر بحث کے بجائے، آج کے تذبذب کے شکار مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کو صحابہ کرام و اولیاءِ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مستند واقعات اور ماضی قریب میں رُونما ہونے والے قبر کھلنے کے ایمان افروز سچے واقعات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

ایک واضح حقیقت

قبر کھلنے کے واقعات پیش کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ، حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے!

قَبر جنّت کے باغوں میں سے ایک باغ ھے یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ھے۔

(ترمذی ج ۴ ص ۲۰۹)

معلوم ہوا کہ اگر کسی کی قبر کھلی اور میّت کا جسم اور کفن سلامت نظر آئے اور خوشبو کی لپٹیں آرہی ہوں، تو وہ شخص جنتی ہے، اور اس کی قبر مذکورہ حدیثِ مبارکہ کے مطابق جنت کا باغ ہے۔ کیونکہ ایسے شخص کے مذہب اور عقیدے کے صحیح ہونے پر کون شک کرسکتا ہے۔ بلکہ الحمدللہ عزوجل جسم اور کفن کی سلامتی تو اس کے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہونے کی ایک مضبوط دلیل ہے۔ الحمدللہ عزوجل اس طرح قبر کھلنے پر جسم تروتازہ اور مہکتا دیکھ کر بارہا کئی غیر مُسلم اور بدعقیدہ گمراہ لوگ تائب ہوکر راہِ حق کی طرف لوٹ آئے۔ اُمید ہے تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان ایمان افروز واقعات کا مطالعہ مکمل دِل جمعی کے ساتھ فرمائیں گے۔ ربّ عزوجل کی بارگاہ سے اُمید ہے! کہ اگر کوئی صدقِ دِل کے ساتھ راہِ حق کی طلب کیلئے ان ایمان افروز واقعات کا مُطالعہ کرے گا تو ان شاء اللّٰہ عزّوجل اسے راہِ حق کیلئے ضَرور رَھنمائی ملے گی۔

۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

واقعہ نمبر ۱ ﴿ امیر المومنین حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ﴾

قَبُر میں بَدَن سلامت

وَلید بن عبد الملک اُموی کے دَورِ حکومت میں جب روضۂ منورہ کی دیوار گر پڑی اور بادشاہ کے حکم سے نئی بنیاد کھودی گئی تو ناگہاں بنیاد میں ایک پاؤں نظر آیا، لوگ گھبرا گئے اور خیال کیا! کہ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پائے اقدس ہے۔ لیکن جب صحابیِ رسول عُروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دیکھا اور پہچانا تو قَسم کھا کر فرمایا! کہ ''یہ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس پاؤں نہیں۔''

بلکہ یہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم شریف ھے۔

یہ سُن کر لوگوں کی گھبراھٹ اور بے چینی کو قدرے سُکون ھوا۔

(بُخاری شریف ج ۱ ص ۱۸۶)

واقعہ نمبر ۲ ﴿ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی کرامت ﴾

ایک قَبُر سے دوسری قَبُر میں

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو شہادت کے بعد بصرہ کے قریب دفن کر دیا گیا مگر آپ کی قبر شریف نشیب میں تھی، اس لئے قبر مبارک کبھی کبھی پانی میں ڈوب جاتی تھی، آپ نے ایک شخص کو بار بار خواب میں آ کر اپنی قبر بدلنے کا حکم دیا، چنانچہ اس شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اپنا خواب بیان کیا آپ نے دَس ہزار دِرہَم میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا مکان خرید کر اس میں قبر کھودی اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے مقدس جسم کو پُرانی قبر سے نکال کر اس قبر میں دفن کر دیا۔ کافی مدت گزر جانے کے باوُجود الحمد للہ عزوجل آپ کا مقدس جسم سلامت اور بالکل تر و تازہ تھا۔ **(کتاب عشرہ مبشرہ ص ۲۴۵)**

واقعہ نمبر ۳ ﴿ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ﴾

تازہ خون

حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں مدینۂ منورہ کے اندر نہریں کھودنے کا حکم دیا، ایک نہر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزارِ اقدس کے پہلو میں نکل رہی تھی، لاعلمی میں اچانک نہر کھودنے والے کا پھاوڑا آپ کے قدم مبارک پر پڑ گیا اور آپ کا پاؤں کٹ گیا، تو اس میں تازہ خون بہ نکلا، حالانکہ آپ کو دفن ہوئے چھیالیس سال گزر چکے تھے۔

(حجۃ اللہ ج ۲ ص بحوالہ ابن سعد)

بعدِ انتقال تازہ خون کا نکلنا ، اس بات کی دلیل ھے ! کہ شہداء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین اپنی قبروں میں پورے لوازمِ حیات کے ساتھ زندہ ھیں۔

واقعہ نمبر ٤ ﴿ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ﴾

کَفن و جِسم سلامت

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک دو مرتبہ قبرِ مبارک سے نکالا گیا، پہلی مرتبہ چار ماہ کے بعد نکالا گیا، تو وہ اسی حالت میں تھے جس حالت میں دفن کیا گیا تھا۔

چھیالیس بَرَس بعد

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ میں نے دوسری مرتبہ چھیالیس برس کے بعد اپنے والد ماجد (حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر کھود کر ان کے مقدس جسم کو نکالا، تو میں نے ان کو اس حال میں پایا کہ اپنے زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

جب ان کا ھاتھ اٹھایا گیا تو زخم سے خون بھنے لگا، پھر جب ھاتھ زخم پر رکھ دیا گیا تو خون بند ھو گیا اور ان کا کفن جو ایک چادر کا تھا، بدستور صحیح و سالم تھا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸٦۴ بحوالہ بیھقی شریف)

واقعہ نمبر ۵

پوری دُنیا سے آنے والے لاکھوں زائرین کی موجودگی میں اصحابِ کرام حضرت حُذیفہ اَلیمانی اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اَجسامِ مبارک کی مُنتَقِلی

خواب میں بَشارت

غالباً یہ واقعہ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۵۱ ھجری میں پیش آیا، واقعہ یوں ہے کہ ایک رات شاہِ عراق نے صحابیِ رسول حضرت حُذیفہ اَلیمانی رضی اللہ عنہ کی خواب میں زیارت کی (حضرت حُذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار صحابی رضی اللہ عنہ کے طور پر مشہور ہیں۔)

﴿حدیث پاک میں ہے کہ حضرت حُذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہ ان رازداروں کو جانتے ہیں اور کوئی نہیں جانتا۔﴾ (بخاری شریف)

آپ رضی اللہ عنہ نے خواب میں فرمایا! کہ میرے مزار میں پانی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے مزار میں نمی آنا شروع ہوگئی ہے۔ اس لئے ہم دونوں کو اصل مقام سے منتقل کر کے دریائے دجلہ سے ذرا فاصلے پر دفن کر دیا جائے، امورِ سلطنت میں انہماک کے باعث شاہِ عراق کے وقت یہ خواب قطعی بھول گئے۔

دوبارہ ھدایت

دوسری شب انہیں پھر ارشاد ہوا مگر اگلی صبح وہ پھر بھول گئے۔ تیسری شب حضرت حُذیفہ اَلیمانی رضی اللہ عنہ نے عراق کے مفتی اعظم کو خواب میں اسی غرض سے ہدایت کی، نیز فرمایا کہ ہم دو راتوں سے بادشاہ سے برابر کہہ رہے ہیں لیکن وہ مصروفیات کی بنا پر بھول جاتا ہے۔ اب تم بادشاہ کو اس طرف متوجہ کراؤ، اس سے یہ کہو! کہ ہمیں موجودہ قبروں سے منتقل کرانے کا فوری بندوبست کریں۔ چنانچہ مفتی اعظم عراق نے وزیر اعظم نوری السعدی پاشا کو ساتھ لے کر بادشاہ سے ملاقات کی اور اپنا خواب سُنایا۔

فتویٰ

شاہِ عراق نے کہا کہ آپ اس سلسلے میں فتویٰ دے دیں، مُفتی اعظم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات کو کھولنے اور ان کو منتقل کرنے کا فتویٰ دیدیا، یہ فتویٰ اور شاہ عراق کا فرمان اخبارات میں شائع کر دیا گیا۔ جس سے تمام دُنیائے اسلام میں جوش و خروش پھیل گیا۔ رائٹر اور دیگر خبر رساں ایجنسیوں نے اس خبر کی تمام دُنیا میں تشہیر کر دی۔

لاکھوں زائرین

حج کے موقع پر دُنیا بھر کے بیشتر مُما لک سے شاہِ عراق کے نام لاتعداد خُطوط پہنچنا شروع ہو گئے، کہ ہم بھی شرکت کرنا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر حکومتِ عراق نے خاص طور پر کسٹم اور روپے کی تمام پابندیاں ختم کر دیں۔ حتیٰ کہ پاسپورٹ کی قید بھی باقی نہ رکھی، مدائن جیسا چھوٹا قصبہ ان دنوں دس روز کے اندر ہی اندر آبادی اور رونق کے لحاظ سے دوسرا بغداد بن گیا۔ بستی کے تمام گھر مہمانوں سے کھچا کھچ بھر گئے، گلیوں کوچوں اور بازاروں میں بے پناہ ہجوم تھا۔

خوش نصیب

ترکی اور مصر سے اس موقع پر خاص طور پر سرکاری وُفود آئے۔ مصطفیٰ کمال اور جمہوریہ ترکی کی نمائندگی وزیر مختار نے کی۔ مصری وفد میں علماء اور وُزراء کے علاوہ سابق شاہ فاروقی والی مصر نے بطور رئیس وفد شرکت کی۔ غرض یہ کہ ان دس دِنوں میں جن جن خوش نصیب لوگوں کی قِسمت میں ان بُزرگوں کی زیارت لکھی تھی وہ پہنچ چکے تھے۔ اس موقع پر انتہائی محتاط انداز کے مطابق کم وبیش پانچ لاکھ لوگوں نے شرکت کی۔ جن میں ہر ملک، ہر مذہب، ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے لوگ شامل تھے۔ آخر کار وہ دِن بھی آ گیا جس کی آرزو میں لوگ جُوق در جُوق جمع ہوئے تھے۔ بروز پیر شریف بارہ بجے کے بعد لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزاراتِ مقدسہ کھولے گئے۔

ایمان افروز منظر

معلوم ہوا کہ مزار میں نمی پیدا ہو چلی تھی، تمام سفراءِ دُوَل، عراق کی پارلیمنٹ کے تمام ممبران اور شاہِ عراق کی موجودگی میں پہلے حضرت حُذیفہ اَلیمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم مبارکہ کو کرین کے ذریعے زمین سے اس طرح اوپر اٹھایا، کہ ان کا مقدس جسم کرین پر نسب کیئے ہوئے اسٹریچر پر خود بخود آ گیا۔

اب کرین سے اسٹریچر کو علیحدہ کر کے شاہ عراق، مفتی اعظم عراق، وزیر مختار جمہوریہ ترکی اور شہزادہ فاروق (ولی عہد مصر) نے کندھا دیا اور بڑے احترام سے ایک شیشے کے تابوت میں رکھ دیا پھر اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم مبارکہ کو مزار سے باہر نکالا گیا۔

اَجسامِ مقدسہ

الحمدللہ عزوجل دونوں اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کے اجسامِ مقدسہ اور ان کا کفن حتیٰ کے ریش ہائے مبارک کے بال تک بلکل صحیح سلامت تھے۔ اَجسام مقدسہ کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا تھا! کہ شاید انہیں رحلت فرمائے ہوئے دو تین گھنٹے سے زائد وقت نہیں گزرا۔ سب سے عجیب بات تو یہ بھی! کہ ان دونوں مقدس ہستیوں کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، اور ان میں ایک عجیب چمک تھی،

کئی لوگوں نے چاہا! کہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں، لیکن ان کی نظریں اس چمک کے سامنے ٹھہرتی ہی نہ تھیں، بڑے بڑے ڈاکٹرز یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔

قبول اسلام

ایک جرمن ماہرِ چشم جو بین الاقوامی شہرت کا مالک تھا، اس تمام کاروائی میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا، اس نے جو دیکھا تو دیکھا رہ گیا وہ اس منظر سے اتنا بے اختیار ہوا کہ آگے بڑھ کر مفتی اعظم سے یہ کہتے ہوئے کہ مذہب اسلام کی حقانیت اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بُزرگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ الحمدللہ کلمہ پڑھ کر مُسلمان ہو گیا۔ (سبحان اللہ عزّوجل)

زیارتِ مبارکہ

عراقی فوج نے باقاعدہ سلامی پیش کی۔ اس کے بعد بادشاہوں اور علماء کے کندھوں پر تابوت اٹھے، چند قدم کے بعد سُفراء دُوَل نے کندھا دیا، پھر اعلیٰ حکام کو یہ شرف حاصل ہوا، اس کے بعد ہر شخص جو وہاں موجود تھا اس سعادت سے مشرف ہوا، کم وبیش ۷۱ سال قبل ہونے والا یہ ایمان افروز تقریباً ۲۰، ۲۵ سال کے دوران بارہا اُردو جرائد میں شائع ہوتا رہا ہے۔

(مہرِ منیر 1999ء)

واقعہ نمبر ٦ ﴿حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رضی اللہ عنہ﴾

ستتر ۷۷ بَرَس بعد

"مطالع المسرات" میں ہے! کہ دلائلُ الخیرات کے مصنف حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی بدنصیب حاسد نے زہر کھلا دیا اور آپ نمازِ فَجر کی پہلی رَکعت کے دوسرے سجدہ میں یا دوسری رَکعت کے پہلے سجدے میں انتقال فرما گئے اور مقامِ سوس میں اسی دِن تدفین عَمل میں لائی گئی، ستتر برس کے بعد لوگ آپ کے جسم مقدس کو مزارِ مبارک سے نکال کر "مرکش" لے آئے، آپ کا کفن سلامت اور بدن بالکل زِندوں کی طرح تازہ اور نرم تھا۔

خون کی روانی

کسی نے آپ کے رُخسارِ مبارک پر اُنگلی رکھی تو زِندہ آدمیوں کی طرح بدن میں خون کی روانی کی سُرخی ظاہر ہوئی اور آپ کے سرِ مبارک اور چہرہ انور پر اس خط بنوانے کا نشان بھی باقی تھا، جو وفات سے قبل آپ رضی اللہ علیہ نے بنوایا تھا، آپ سلسلۂ عالیہ شاذلیہ کے شیخ تھے اور آپ کے چھ لاکھ، بارہ ہزار پینسٹھ مُریدین تھے۔ ١٦ ربیع النور ٨٧٠ھ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی، مزارِ مبارک "مراکش" میں مرجعِ خَلائق ہے۔ آج بھی آپ رضی اللہ علیہ کی قبرِ انور سے مُشک کی خوشبو آتی ہے، لوگ بکثرت

آپ کے مزارِ فائض الانوار پر "دلائل الخیرات" پڑھتے ہیں۔

واقعہ نمبر ۷ ﴿ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ﴾

دوسو تیس (230) سال بعد

طبقات شعرانی میں ہے سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ علیہ کی وفات شریف کے دوسوتیس سال کے بعد آپ کی قبرِ انور کے پہلو میں جب حضرت سیدنا ابوجعفر موسیٰ رضی اللہ علیہ کیلئے قبر کھودی گئی، تو اتفاق سے آپ کی قبر کھل گئی، لوگوں نے دیکھا! کہ دوسوتیس برس گزر جانے کے باوُجود امام احمد بن حنبل رضی اللہ علیہ کا کفن صحیح وسالم اور بدن تروتازہ تھا۔

واقعہ نمبر ۸ ﴿ حضرت سیّدُ نا سلطان باہو علیہ الرحمۃ ﴾

ستر سال بعد

حضرت سیدنا سُلطان باہو علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد جب دَریائے چِناب میں طُغیانی آئی، تو آپ علیہ الرحمۃ کی قبر مبارک کھل گئی، سب لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ علیہ الرحمۃ کا جِسم مبارک بالکل صحیح وسلامت تھا۔ (جسم مبارک کو باہر نکالا اور دوسری جگہ منتقل کردیا گیا۔)

آپ علیہ الرحمۃ شورکوٹ میں ۱۰۳۹ھ میں پیدا ہوئے، آپ کا سلسلہ نسب ۲۹ واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے، آپ صاحبِ کرامت ولی تھے، ایامِ طفولیت ہی میں آپ سے کرامت ظاہر ہونا شروع ہوگئی تھی، آپ اپنے پیرومُرشِد سے کمال حد تک عشق کرتے تھے، مزارِ مبارک شورکوٹ میں واقع ہے۔

(تذکرہ اولیاء پاک وھند، ص ۳۱۶) (سیرت سلطان باھو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ، ص ۹۲)

مقام غور

جب صحابہ واولیائے کرام علیہم الرضوان کا یہ مرتبہ ہے، تو بھلا حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی کیا شان ہوگی، پھر حضور سیدنا الانبیاء، خاتم الانبیاء شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے جِسم اطہر کا کیا کہنا۔ یقیناً وہ اپنی قبرِ منور میں جسمانی حیات مقدسہ کے ساتھ زِندہ ہیں۔ جیسا حدیث شریف میں آیا ہے، اللہ تعالیٰ کے نبی علیہ السلام زِندہ ہیں اوران کوروزی بھی دی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱) ایک اور جگہ حدیث پاک میں آیا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو زمین پر حرام فرمادیا، کہ زمین ان کو کھائے۔ (مشکوۃ شریف ص ۱۲۱)

مَدَنی اصول

بعدِ وفات اولیاءِ عظام رضی اللہ عنہم کی حیاتِ اقدس کی دلیل سمجھنے سے پہلے ایک اُصول یاد رکھنا بہت ضروری ہے۔قرآنِ پاک میں جب کوئی حکم بیان کیا جائے! تو جس چیز کے بارے میں حکم فرمایا گیا،اس کے "برابر" اوراس سے اعلیٰ چیزیں اس حکم میں بغیر ذِکر کئے خوب بخود داخل ہوجاتی ہیں۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے بارے میں ارشاد۔۔

ترجمہ کنزالایمان : توان سے "ھوں" نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا۔ (بنی اسرائیل ۲۳ پ)

والدین کا اَدَب

اس آیت پاک میں ماں باپ کو لفظ "ھوں" کہنے کی ممانعت فرمائی گئی،تو اس سے زِیادہ اذیت پہنچانے والے عمل مثلاً مارنا پیٹنا تو بدرجہ اولیٰ ناجائز وحرام ہوگا۔

جب یہ اُصول سمجھ میں آگیا تو ملاحظہ فرمایئے! کہ۔۔۔ "اللہ تعالیٰ نے شہدائے کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ارشاد فرمایا"

ترجمہ کنزالایمان : اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں،انہیں مردہ نہ کہو،بلکہ وہ زندہ ہیں،ہاں! تمہیں خبر نہیں۔

(البقرۃ ۱۵۴،پ ۲)

معلوم ھوا کہ شھدائے کرام بعدِ وفات بھی زِندہ ھیں، لیکن ھمیں اس کا شعور حاصل نھیں۔

توجہ فرمائیں

اب مذکورہ اُصول کے مطابق جب شہداء کی حیات قرآن سے ثابت ہوئی تو ان سے اعلیٰ "یعنی علماء و اولیاء و انبیاء علیہم السلام و رضی اللہ عنہم" کی حیاتِ مبارکہ بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگئی۔

﴿مذکورہ دلیل کی تائید کے لئے چند اَقوال و رِوایات مُلاحظہ فرمائیے۔﴾

1﴾ خاتم المحدثین مُحقق علی الاِطلاق حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ " اللہ تعالیٰ کے ولی اس دارِفانی سے دارِبقا کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں۔وہ اپنے پروردگار کے پاس زِندہ ہیں،انہیں رزق دیا جاتا ہے اورخوش وخرم ہیں لیکن لوگوں کو اس کا شعور نہیں۔"

2﴾ حضرت ملا علی قاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔یعنی اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کی دونوں حالتوں یعنی حیات ومُمات میں اصلاً فرق نہیں،اسی لئے کہا گیا ہے! کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔(مرقاۃ المضابیح ص ۴۵۹ ج ۳)

راھنمائی

محترم اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا ان مقدس ہستیوں کے ظاہری پردہ فرمانے کے باوجود اور قبروں میں منتقل ہونے کے بعد ان کے تروتازہ خوشبو دار اَجسام کا ظاہر فرمانا، ساری دُنیا کے غیر مسلم اور بد مذہبوں کیلئے حق کی طرف ایک واضح راہنمائی ہے۔

وَسوَسہ

پیارے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ وَسوَسہ آئے! کہ یہ تو پہلے دَور کے واقعات ہیں اور اس دَور میں تو بے شُمار فِرقے بن چکے ہیں اور ہر فرقہ اپنے آپ کو صحیح اور جنت کا حقدار بتا کر دوسروں کو غلَط ثابت کرنے میں مصروف ہے۔ **الحمدللہ** عزوجل! اس پُرفتن اور ترقی یافتہ دَور میں بھی اللہ عزوجل نے ایسی نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں، جو راہِ حق کے مُتلاشی کے لئے روشن چراغ کی طرح اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کی رِضا کی طرف راہنمائی کرکے دُنیا اور آخرت کی سُرخروئی کا سبب بن سکتی ہے۔ جو حق کی تلاش میں مُخلِص ہوتے ہیں، ان کیلئے قدرت کی کھلی نشانیوں کی راہنمائی پر حق قبول کرنے میں کوئی مَصلحت یا اَنانیت رکاوٹ نہیں بنتی۔

اب ایک اسلامی بھن اور چند خوش نصیب اسلامی بھائیوں کے قبر کھلنے کے ایمان اَفروز واقعات جو ماضی قریب میں ظاہر ہوئے پیشِ خدمت ہیں۔ اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ وہ ان ایمان اَفروز واقعات کو ہر راہِ حق پانے کی سچی تمنا رکھنے والوں کے لئے اِصلاح کا ذَریعہ بنائے۔ **اٰمین بِجاہِ النبی الاَمین** صلی اللہ علیہ وسلم

واقعہ نمبر ۹ ﴿ ایک قادِریہ عطّاریہ اسلامی بھن ﴾

ساڑھے سات ماہ بعد

ایک مبلغ نے اپنی بہن کی ساس کے متعلق آنکھوں دیکھا واقعہ سُنایا! کہ ہماری بہن کے بچوں کی دادی کا غالبًا 1997ء مرکزُ الاولیاء لاہور میں انتقال ہوا۔ مرحومہ امیرِ اَہلسنّت ابو البلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّارؔ قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے ذَریعے قادِری عطّاری سلسلے میں مُرید تھیں اور قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھیں اور ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت بھی فرماتی تھیں، انتقال کے تقریباً ساڑھے سات ماہ کے بعد شدید بارشیں ہوئیں، جس سے ان کی قبر دھنس گئی، وہ کہتے ہیں! کہ میں نے بڑھ کر قبر کی مٹی نکالنی شروع کی تو سفید سفید کپڑا نظر آیا مزید مٹی ہٹائی تو دیکھا! کہ **الحمدللہ** عزوجل اس عطاریہ اسلامی بہن کا پورا جسم خیر وسلامتی کے ساتھ

کفن میں لپٹا ہوا تھا اور کفن تک میلا نہ ہوا تھا۔

مِلے نَزع میں بھی راحت رہوں قبر میں سلامت   تُو عذاب سے بچانا مَدَنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

....

واقعہ نمبر ۱۰ ﴿مبلغ دعوتِ اسلامی اُحد رضا قادری رَضوی عطّاری رحمۃ اللہ علیہ﴾

تازہ لاش

۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ رات تقریباً پونے گیارہ بجے مرکز الاولیاء لاہور کے پونچھ روڈ کا مارکیٹ ایریا شدید فائرنگ کی تڑتڑ سے گونج اُٹھا۔ ہر طرف خوف و ہراس پھیل گیا اور دَھڑا دَھڑ دکانیں بند ہونے لگیں، جب لوگوں کے حواس کچھ بحال ہوئے تو دیکھا! کہ ایک کار شعلوں کی لپیٹ میں ہے۔

دعوت اسلامی کی مقبولیت

دراصل تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی عام مقبولیت اور اسلام کی حقیقی شان وشوکت کا عُروج برداشت نہ کرتے ہوئے ''کسی'' کے اشارے پر دَہشت گردوں نے دُنیائے اہلسنّت کے امیر، امیرِ اَہلسنّت ابو البلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کی جان لینے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ''مگر جسے خُدا رکھے اسے کون چکھے'' کے مِصداق دشمن کا منصوبہ خاک میں مل گیا اور اللہ عزوجل نے سنتوں کی مزید خدمت لینے کے لئے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق کو آنچ نہ آنے دی۔

دو مبلغین کی شہادت

اس فائرنگ کے نتیجے میں مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد سجاد عطّاری اور الحاج محمد اُحد رضا عطّاری جام شہادت نوش کر گئے۔ دونوں شہیدانِ دعوتِ اسلامی کو مرکزُ الاولیاء لاہور کے مشہور ''میانی قبرستان'' میں سپردِ خاک کیا گیا۔ تدفین کے تقریباً آٹھ ماہ بعد لاہور میں شدید بارشیں ہوئیں، جس کے سبب شہیدِ دعوت اسلامی حاجی اُحد رضا عطاری کی قبر مُنْہَدِم ہوگئی۔ اَعِزّہ کی خواہش پر لاش کی مُنتقلی کا سلسلہ ہوا، کافی لوگوں کی موجودگی میں مٹی ہٹا کر جب چہرے کی طرف سے سِل ہٹائی گئی تو خوشبو کی لَپٹ سے لوگوں کے مَشامِ دماغ معطّر ہوگئے۔ مزید سلیں ہٹالی گئیں، عینی شاہدین کے بیان کے مطابق شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحد رضا قادری عطاری (جو کہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مُرید تھے) کا کفن تک سلامت تھا، تدفین کے وَقت جو سبز سبز عمامہ شریف سر پر باندھا گیا تھا وہ بھی سی طرح سجا ہوا تھا، چہرہ بھی پھول کی طرح کھلا ہوا تھا ہاتھ نماز کی طرح بندھے ہوئے

تھے جبکہ شہید کو جہاں گولیاں لگی تھیں وہ بھی زخم تازہ تھے اور کفن پر تازہ خون کے دھبے صاف نظر آرہے تھے، دُرود وسلام کی صداؤں میں شہید کی لاش کو اٹھا کر دوسری جگہ پہلے سے تیار شدہ قبر میں منتقل کر دیا گیا۔ (یہ واقعہ مختلف اخبارات میں بھی شائع ہوا)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے حملے کے واقعہ کے بعد بارگاہِ رسالت ﷺ میں ایک اِستغاثہ پیش کیا۔

(اس کے چند اشعار ہدیہ ناظرین ہیں)

اچانک دشمنوں نے چڑھائی یا رسول اللہ ﷺ
شہید دو ہوگئے اسلامی بھائی یا رسول اللہ ﷺ

مِرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آہی پہنچا تھا
میں قرباں تم نے میری جاں بچائی یا رسول اللہ ﷺ

عدو جھک مارتا ہے خاک اڑاتا ہے تیرے قربان
مجھے اب تک نہ کوئی آنچ آئی یا رسول اللہ ﷺ

شہید دعوت اسلامی سجاد و اُحد آقا ﷺ
رہیں جنت میں یکجا دونوں بھائی یا رسول اللہ ﷺ

نہیں سرکار ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی
ہے میری نفس وشیطان سے لڑائی یا رسول اللہ ﷺ

حقوق اپنے کیے ہیں درگزر دشمن کو بھی سارے
اگرچہ مجھ پر ہو گولی چلائی یا رسول اللہ ﷺ

تمنا ہے میرے دشمن کریں توبہ عطا کردو
انہیں دونوں جہاں کی تم بھلائی یا رسول اللہ ﷺ

اگر چہ جان جائے خدمتِ سنّت نہ چھوڑوں گا
شہا کرتے رہیں مشکل کشائی یا رسول اللہ ﷺ

تمنا ہے تیرے عطّار کی یوں دھوم مچ جائے
مدینے میں شہادت اس نے پائی یا رسول اللہ ﷺ

دعوت اسلامی پر کرم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الحمدللہ عزوجل اَظْھَر مِنَ الشمسُ ہوا کہ دعوتِ اسلامی پر اللہ عزوجل اور اس کے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی کرم ہے اور اس مَدَنی تحریک کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے والا خوش نصیب مسلمان دونوں جہاں کی نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور فیض یاب ہو کر دوسروں کو بھی فیض لٹاتا ہے۔

مَیِّت کی چیخیں

گورکن نے شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی محمد اُحد رضا عطاری کے قدموں کی طرف بنی ہوئی ایک عورت کی قَبْر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، مرکز الاولیاء لاہور کے اسلامی بھائیوں کو بتایا! کہ یہ قبر حاجی اُحد رضا عطاری کی شہادت سے پہلے کی ہے، اکثر رات کے سناٹے میں اس قبر سے چیخوں کی آواز سنی جاتی تھیں، جب سے حاجی اُحد رضا عطاری یہاں دفن ہوئے ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ میت سے عذاب اُٹھ گیا ہے کیونکہ چیخوں کی آواز بند ہوگئی ہے اس بات کی تصدیق قبرستان کے قریب رہنے

والے دیگر افراد نے بھی کی ہے۔

جو اپنی زِندگی میں سنتیں ان کی سجاتے ہیں انہیں محبوب میٹھے مُصطفٰےصلی اللہ علیہ وسلم اپنا بناتے ہیں

واقعہ نمبر ۱۱ ﴿ مبلغِ دعوت اسلامی محمد احسان قادِری عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴾

ساڑھے تین سال بعد

مُرید ہونے کی بَرَکت

بابُ المدینہ کراچی کے علاقے گلبہار کے ایک ماڈرن نوجوان بنام محمد احسان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مرید بن گئے، ایک ولیٔ کامل سے مُرید تو کیا ہوئے ان کی زِندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا، چہرہ ایک مٹھی داڑھی کے ذَریعہ مَدَنی چہرہ بن گیا اور سر پر مستقل طور پر سبز سبز عِمامہ کا تاج جگمگ جگمگ کرنے لگا، انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآن ناظرہ ختم کرلیا اور لوگوں کے پاس جاجا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے ایک دِن اچانک انہیں گلے میں دَرد محسوس ہوا، علاج کروایا مگر ''مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی'' کے مصداق گلے کے مرض نے بہت زِیادہ شدت اختیار کرلی یہاں تک کہ قریبُ المرگ ہوگئے۔

مَدَنی وصیت

اسی حالت میں انہوں نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مَطبوعہ مَدَنی وصیت نامہ کو سامنے رکھ کر اپنا وصیت نامہ تیار کروا کر اپنے علاقے کے نگران کے سُپُرد کردیا اور پھر سدا کیلئے آنکھیں موندلیں، وقتِ وفات ان کی عمر تقریباً پینتیس ۳۵ سال ہوگی انہیں گلبہار کے کے قبرِستان میں سپردِ خاک کردیا گیا، حسبِ وصیت بعد غسل کفن میں چہرہ چُھپانے سے قبل پہلے پیشانی پرانگشتِ شہادت سے بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم ، سینہ پر لاالہ الا اللّٰہ محمد رَسُوۡلُ اللّٰہ، ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر یا غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، یا امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، یا امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، یا شیخ ضیاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے پیرومُرشِد کا نام لکھا گیا۔ دفن کرتے وقت دیوارِ قبر میں طاق بنا کر عہد نامہ، نقشِ نعلین ودیگر تبرکات وغیرہ رکھے گئے، بعدِ دفن قبر پر اذان بھی دی گئی اور کم وبیش بارہ گھنٹے تک ان کی قبر کے قریب اسلامی بھائیوں نے اجتماعِ ذِکر ونعت جاری رکھا۔

ساڑھے تین سال بعد

وفات کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بروزِ منگل ۲ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ (7-10-1997) کا واقعہ ہے ایک اور اسلامی بھائی محمد عثمان قادری رَضوی کا جنازہ اسی قبرِستان میں لایا گیا، کچھ اسلامی بھائی مرحوم محمد احسان عطاری کی قبر پر فاتحہ کیلئے آئے تو یہ منظر دیکھ کر ان کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں! کہ قبر کی ایک جانب بہت بڑا شِگاف ہوگیا ہے اور تقریباً ساڑھے تین سال قبل وفات پانے والے مرحوم محمد احسان عطاری سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے خوشبودار کفن اوڑھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں آناً فاناً یہ خبر ہر طرف پھیل گئی اور رات گئے تک زائرین محمد احسان عطاری کے کفن میں لپٹے ہوئے تروتازہ لاشے کی زِیارت کرتے رہے۔ (یہ واقعہ بھی کئی اخبرات میں شائع ہوا)

غَلَط فہمی کے شکار

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بارے میں غلط فہمیوں کے شکار رہنے والے کچھ افراد بھی دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ عزَّوجل کے اس عظیم فضل وکرم کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کرکے تحسین وآفرین پکار اُٹھے اور دعوتِ اسلامی کے محبّ بن گئے۔

واقعہ نمبر ۱۲ ﴿ محمد نوید قادِری عطاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ﴾

جسم اور قبر سے خوشبو

ضلع جنّت المعلیٰ حلقہ گلشنِ عطار طائی محلّہ مہاجر کیمپ نمبر ۲، باب المدینہ کراچی کے مقیم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ سترہ سالہ اسلامی بھائی محمد نوید عطاری بن سلطان محمد کا ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ صبح تقریباً آٹھ ۸ بجے انتقال ہوا۔ تکفین کے بعد حسبِ ضرورت وصیت مرحوم کے سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجا کر مہاجر کیمپ نمبر ۲ کے قبرِستان میں سُپردِ خاک کردیا گیا۔

خُواب میں بَشارت

جمعرات ربیع الغوث ۱۴۲۲ھ 12 جولائی 2001ء کو مرحوم محمد نوید عطاری نے اپنے بھائی کو خواب میں آکر بتایا کہ ''تم میری قبر پر نہیں آتے، آکر دیکھو تو سہی میری قبر کا کیا حال ہوگیا ہے۔'' جس دِن خواب آیا تھا اس دِن شدید بارش ہوئی تھی، چنانچہ جاکر دیکھا تو جمعرات کو ہونے والی مُوسلادھار بارش کے باعث قبر دھنس گئی تھی۔

قبْر کُشائی

اتوار کو صبح تقریباً ساڑھے ساتھ بجے مرحوم کے تمام بھائی بشمول دعوتِ اسلامی کے آٹھ ۸ حفاظِ کرام قبر پر آئے ، کئی لوگوں کی موجودگی میں گورکن نے قبر کشائی کی تو یہ منظر دیکھ کرتمام حاضرین کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ مرحوم نوید عطاری جن کی وفات کو تقریباً نو ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا، ان کا بدن تروتازہ اور کفن بھی سلامت ہے، سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے دونوں ہاتھ نماز کی طرح باندھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں۔

خوشبو کی لَپٹیں

چار اسلامی بھائیوں نے مل کر ان کی لاش کو قبر سے نکالا، ان کے جِسم اور قبر سے خوشبو کی لپٹیں آ رہیں تھیں، قبر کو دُرست کر کے دوبارہ دَفن کر دیا گیا، اللہ عزّوجل نوید کی مغفرت کرے اور ان کے صَدْقے ہم سب کو بخشے۔(امین بجاہ النبی الامین ﷺ)

اس واقعہ کی بھی اخبارات کے ذریعے کافی تشہیر ہوئی۔

غور طلب بات

۱ مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحد رضا عطاری کی تدفین کے ۸ ماہ بعد

۲ مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد احسان عطاری کی تدفین کے ساڑھے ۳ سال بعد

۳ مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد نوید عطاری کی تدفین کے ۹ ماہ بعد

۴ ایک عطاریہ اسلامی بہن کی تدفین کے ۷ ماہ بعد

قَبر سے بدن کا مع کَفَن وسلامت نکلنے کے واقعات پڑھ کر ہوسکتا ھے کسی کو یہ وسوسہ آئے کہ یہ کیسے ہوسکتا ھے ، قبر میں تو لاش گل سڑ کر خَتم ہوجاتی ھے۔

تو عرض یہ ہے کہ اللہ عزّوجل ہر شے پر قادر ہے اور یہ سب اسی کی قدرت سے ہوا ہے اور یہ کوئی نیا واقعہ نہیں کیونکہ پچھلے صفحات پر ہم نے صحابہ کرام اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کی قبر کھلنے کے ایمان افروز واقعات پڑھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! اس دورِ جدید میں ان خوش نصیبوں کے تروتازہ خوشبودار اَجسام کا ظاہر ہونا مذہب اسلام اور مسلکِ حق کی سچائی کی ایک ایسی دلیل ہے، جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا بلکہ یہ تروتازہ اور مہکتے اَجسام دُنیا بھر کے غیر مسلموں اور بدعقیدہ لوگوں کی راہنمائی کرتے ہوئے راہِ حق کی دعوت پیش کر رہے ہیں۔

حیرت انگیز یکسانیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان خوش نصیبوں کی چند باتوں میں حیرت انگیز یکسانیت پائی گئی۔

مدینہ ۱﴾ **عقیدہ توحید ورسالت** یہ عقیدہ توحید ورسالت یعنی (قرآن وسنّت) کے داعی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور تمام صحابہ کرام واہلِ بیت اَطہار واولیاء کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین سے مَحبت کرنے والے تھے۔

مدینہ ۲﴾ **سَیِّدُنا امامِ اعظم علیہ الرحمۃ** یہ چاروں ائمہ اربعہ (یعنی سیدُنا امام اعظم ابو حنیفہ، سیدُنا امام حَنبل، سیدُنا امام شافعی اور سیدُنا امام مالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے ماننے والے ان کے چاہنے والے، اور کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مُقلِد یعنی حَنَفِیُ تھے۔

مدینہ ۳﴾ **مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ** سَیِّدی اعلیٰ حضرت، قاطعِ بدعت، امامِ اہلسنّت، مجدد دین وملت، الشاہ امام اَحمد رضا خان قادِری بریلوی علیہ الرحمۃ کے مسلک کے مطابق زِندگی گزارنے والے اوران کی محبت کا دَم بھرنے والے تھے۔

مدینہ ۴﴾ **دعوتِ اسلامی** امیرِ اَہلسنّت ابو البلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطارؔ قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے اس پُرفتن اور صبر شکن دور میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی خیرخواہی کا دَرد سینے میں لے کر حالات کا جائزہ لیا وَقت کے تقاضوں کو پہچانا اور اُمت کے بکھرے ہوئے شیرازکو مجتمع کرنے اوران کی اصلاح کی تڑپ لیے بڑے عَزم واحتیاط کے ساتھ اپنے عِلم وعَمل کو قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی صورت دے کر ساری اُمت کو یہ سوچ دینے کی کوشش کی کہ!۔۔۔

مُجھے اپنی اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ھے۔

الحمدللہ عزوجل یہ خوش نصیب اسی قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر پوری دُنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے خواہاں تھے۔

مدینہ ۵﴾ **مُرشِد کامل** امیرِ اَہلسنّت ابو البلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطارؔ قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ جو قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی اور سلسلہ قادِریہ کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ شیخ الفضیلت، آفتابِ رَضویت، ضیاء الملت، مُقتدائے اہلسنت، مرید وخلیفہ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، شیخ العرب والعجم میزابِ مہمانانِ مدینہ حضرت قطبِ مدینہ ضیاء الدین مَدَنی علیہ الرحمۃ کے مرید اور شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی وقارالدین قادری علیہ الرحمۃ

کے پوری دُنیا میں واحد خلیفہ ہیں اور شارح بخاری نائب مفتی اعظم ھند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ان احادیث کی اجازت جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے بہت کم واسطے سے آپ تک پہنچی، کے ساتھ ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ، بُرکاتیہ رَضَویہ، امجدیہ، مصطفویہ، قاسمیہ و جمیع سلاسِل مذکورہ کی اَسانید و اِجازات و خلافت بھی حاصل ہے۔ مزید اور بزرگوں سے سلاسِل اربعہ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ اور سہروردیہ میں بھی خلافت حاصل ہے۔ امیرِ اھلسنّت دامت برکاتہم العالیہ چاہیں تو بیک وقت ان تمام سلاسل سے فیض لٹا سکتے ہیں مگر آپ سلسلہ قادریہ میں مُرید کرتے ہیں۔ یہ خوش نصیب اسلامی بھائی اور بہن امیرِ اھلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مُرید تھے۔

چند مزید مُماثلت

ان خوش نصیبوں میں چند مماثلت یہ بھی دیکھی گئیں کہ یہ اپنے پیر و مرشِد امیرِ اھلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی تعلیمات و تربیت کی بَرَکت سے ''پنج وقتہ نمازی'' اور دیگر ''فرائض و واجبات'' پرعمل کا ذِہن رکھنے اور ''سنتوں کے مطابق'' اپنے شب و روز گذارنے والے، نیکیاں کرکے ''نیکی کی دعوت'' پھیلانے اور برائیوں سے بچ کر برائیوں سے بچانے کی کوشش کرنے والے، ''دُرود و سلام'' مَحبت سے پڑھنے والے، ''فاتحہ نیاز'' بخلوص ''گیارہویں'' اور ''بارہویں شریف'' کا اہتمام کرنے والے، ''عیدِ میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کی خوشی میں ''جشنِ ولادت'' کی دھومیں مچانے والے، ''چراغاں اور محفلِ ذِکر و نعت'' کرنے اور بارہ ربیع النور شریف کے دن اہتمام کے ساتھ ''جلوس میں شرکت'' کرنے والے، ''مزاراتِ اَولیاء'' پر باادب حاضری دینے والے، اللہ و رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم اور اَولیاءِ کرام سے ''اِستعانت'' کرنے والے اور ''مذکورہ تمام عقائد'' کا بھرپور اِظہار کرنے والے تھے۔

آئیں ہم روایت عثمانی رضی اللہ عنہ کی روشنی میں ان خوش نصیبوں سے ظاھر ہونے والے ایمان افروز واقعات پر غور کریں۔

روایت عثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روایت میں آتا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب قبروں پر کھڑے ہوتے تو (بہت زِیادہ) رویا کرتے، یہاں تک کہ آپ کی داڑھی مبارکہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔ آپ سے عرض کی گئی! کہ آپ جنت و جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں (یا سنتے ہیں) تو آپ (اتنا) نہیں روتے مگر قبر (کے تذکرے) پر (اتنا زیادہ) کیوں روتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا! کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے! کہ قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے، اگر صاحبِ قبر اس سے نَجات پالیتا ہے تو بعد کی (تمام) منزلیں اس کیلئے آسان ہو جاتی ہیں اور (اگر قبر میں) نَجات نہیں پاتا تو بعد کی منزلیں اور

زیادہ سخت ہوتی ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب ۲۶۷)

غور فرمائیں!

۱۔ تازہ اَجسام : دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد خوش نصیب اسلامی بہن اور اسلامی بھائیوں کے تروتازہ اَجسام کا قبروں سے صحیح وسلامت ظاہر ہونا کیا!

مذکورہ عقائد کے حق ہونے کی دلیل نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

۲۔ کفن کی سلامتی : کیاان خوش نصیبوں کے کفن کی سلامتی اور میلا دھونے سے محفوظ رہنا!

اللہ و رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے راضی ہونے کی دلیل نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

۳۔ خوشبوؤں کی لپٹیں : کیاان خوش نصیبوں کی قبروں سے مسام دماغ کو معطر کرتے خوشبو کی لپٹیں آنا!

ان کے دنیا و آخرت میں کامیاب ہوجانے کی دلیل نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

مَدَنی فیصلہ

یقیناً ہر شخص کا فیصلہ یہی ہوگا! کہ یہ تمام نشانیاں ان کے عقائد کی دُرستگی، اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے راضی ہونے کا ثبوت، اور دُنیا وآخرت میں ان کے کامیاب ہونے کی یقینی دلیل ہے۔ ہر ذی شعور اور غیر جاندار شخص یہ کہنے پر مجبور ہوگا! کہ یہ تو وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے قبر جو آخرت کی پہلی منزل ہے، اس میں کامیابی سے ہمکنار ہوکر مذکورہ حدیث مبارکہ کے مطابق یہ بتادیا! کہ ان شاء اللہ عزوجل ہم حشر میں، میزان پر اور پُل صراط، پر، ہر جگہ اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مُژدہ جاں فزا سُن کر جنتُ الفردوس میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس پانے کی سعادت پالیں گے۔

ان شاء اللہ عزّوجل

چُھپ چُھپ کے جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکوں میں　　جنت میں مجھے ایسی جگہ میرے خُدا دے

اللہ و رسول عزّوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا والی زندگی گزارنے کے لئے

اپنے شہروں میں ہونے والے "دعوتِ اسلامی" کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لوٹئے۔ کراچی میں سنتوں بھرا اِجتماع فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی میں ہر ہفتہ کو نمازِ مغرب کے بعد شروع ہوجاتا ہے۔

"دعوتِ اسلامی" کے سنتوں کی تربیت کے لئے بیشمار مَدَنی قافلے شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبة المدینہ سے "مَدَنی اِنعامات" نامی رِسالے حاصل کیجئے۔

ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے، اس پر استقامت پانے کیلئے رسالے میں دیئے ہوئے طریقے کے مطابق اس کا فارم پُر کر کے اپنے علاقے کے دعوتِ اسلامی کے ذمہ دار کو ہر ماہ جمع کروائیں۔ ان شاء اللہ عزوجل آپ کی زِندگی میں حیرت انگیز طور پر مَدَنی انقلاب برپا ہوگا۔

اور اگر ہم استقامت کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے دمِ آخر تک وابستہ رہے تو ان شاء اللہ عزوجل ہم بھی ایمان وعافیت کی موت پا کر قبر، حشر، میزان اور پل صراط پر ہر جگہ اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وکرم سے کامیاب ہو کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مژدہ جاں فزا سن کر جنتُ الفردوس میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس پانے کی سعادت پالیں گے۔ ﴿ ان شاء اللہ ﷻ ان شاء اللہ ﷻ ان شاء اللہ ﷻ ﴾

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خدا کی قسم! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول چھوڑنا نہیں چاہئے، شیطن آپ کو لاکھ وسوسے ڈالے، مگر دعوتِ اسلامی کے ساتھ اپنی وفاداری قائم رکھیں، دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی اِطاعت کرتے ہوئے سنتوں کی دھومیں مچاتے رہیں، مَدَنی قافِلوں میں سفر فرماتے رہیں، مَدَنی انعامات کے فارم پُر کر کے اپنے ذمہ دار کو جمع کرواتے رہیں، اِن شاء اللہ عزوجل قبر وآخرت کے ہر امتحان میں کامیابی ہوگی اور اِن شاء اللہ عزوجل آپ کا دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ اللہ عزوجل سے دُعا ہے کہ وہ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ہر طرح کی بے اَدبی اور بے ادبوں کی صحبت سے بچا کر با اَدب اور سنتوں کے عامل صحیح العقیدہ مبلغین کی ہمراہی نصیب فرمائے۔ (اٰمین بجاہ النبی الامین ﷺ)

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی صدقہ تجھے اے رب غفار مدینے کا